نوحہ

شہادت حضرت عباس علیہ السلام

یہ بولے حضرت عباس آ کے سرور سے
کہ صبر ہو نہیں سکتا ہے اب اس احقر سے

ہیں بچے تشنہ دہانی سے جاں بہ لب مولا
صدائے العطش آتی ہے خیموں کے در سے

جو اذنِ جنگ نہیں، لانے دیجئے پانی
کہ میری پیاری سکینہ نہ آب کو ترسے

یہ سن کے حضرت شبیر نے جھکایا سر
سمجھ لی بھائی کی مرضی سکوتِ سرور سے

اٹھا کے مشک و علم اور لے کے ایک نیزہ
چلا دلیر رضا پاتے ہی دلاور سے

بھگا کے فوجِ ستم اور بھر کے نہر سے مشک
سوئے خیام پھرے لڑتے فوجِ اکفر سے

تھی مشک دوش پہ اور دست راست میں نیزہ
جو ایک لعیں نے کیا اس پہ وار خنجر سے

سنبھالا مشک و علم بائیں ہاتھ سے لیکن
تمام فوج کی تھی جنگ اک دلاور سے

بالآخر اس پہ بھی تلوار اک شقی کی پڑی
لہو کا بہہ گیا دریا تنِ مطہر سے

مگر تھی کوشش عباس پانی بچ جائے
کہ سرخرو ہوں پلا کر میں بنتِ سرور سے

دبا کے دانتوں میں تسمہ بڑھے تھے آپ ابھی
کہ آ کے تیر پڑا لشکرِ ستمگر سے

ادھر تو مشک چھدی دھار نکلی پانی کی
اک آہِ سرد ادھر نکلی قلبِ مضطر سے

کچھ اور آگے بڑھے تھے کہ سر پہ گرز پڑا
خطاب کر کے کہا تب جری نے سرور سے

کہ جان اپنی فدا کی غلام نے مولا — دعا ہے سیر ہوں اب دید روئے انور سے
صدا یہ سن کے کمر تھام کے چلے حضرت — یہ کہتے جاتے تھے رو رو کے شاہ اکبر سے
کدھر سے آئی ندا جلد لے چلو بیٹا — کہ مرتے وقت گلے مل لوں میں برادر سے
غرضکہ پہونچے تو غلطاں تھے خون میں عباس — نہ دیکھی جاتی تھی حالت جری کی سرور سے
اٹھا کے سر رکھا زانو پہ اور رو کے کہا — اگر ہو کوئی تمنّا کہو برادر سے
کہا یہ حضرت عباس نے کہ اے آقا — تھا دل میں شوق زیارت مگر مقدر سے
ایک آنکھ تیر سے زخمی ہے اور دوسری پر — جما ہے خون نکل کر شگافتہ سر سے
عبا کا دامن اٹھا کر وہ خون شہ دیں نے — چھڑایا دشت میں رو رو کے دست اطہر سے
رخ حسین کو حسرت سے دیکھ کر ایک بار — قریب اپنے بلا کر کہا یہ اکبر سے
مجھے یقین ہے پس قتل فوج کوفہ و شام — کریں گی بے ادبی جسم شاہ صفدر سے
سپرد کر کے میری لاش ابن سعد کو تم — میری طرف سے یہ کہہ دینا بانئ شر سے
عوض حسین کے پامال کر دے لاش میری — کہ روز حشر خجالت نہ ہو پیمبر سے
خطاب شہ سے کیا پھر کے میرے لاشے کو — حضور اٹھائیں نہ للہ اس جگہ پر سے
کیا تھا وعدہ سکینہ سے پانی لانے کا — ہوں شرمسار میں آقا پیاری دختر سے
یہ کہتے کہتے سدھارے سوئے جناں عباس — حسین روئے لپٹ کر تن برادر سے

دعا کرو بس اب اے فکر تم کہ یا عباس
قریب قبر ملے روضۂ منور سے